ہم کیوں نہیں بدلتیں

10-October-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُود شریف کی فضیلت

حضور نبیِ رحمت، **شفیعِ اُمَّت** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **قیامت** کے روز اللہ کریم کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلْبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱ حدیث: ۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا آخرت کی کھیتی ہے، ہم اس دنیا میں جو بوئیں گی وہی آخرت میں کاٹیں گی، کیونکہ قیامت کا دن نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ملنے کا دن ہے مگر افسوس! یہ سب جاننے کے باوجود ہم عبادتِ خداوندی سے دور اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی سے بے پرواہو کر جھوٹ، غیبت، چغلی، دھوکا دہی، دنیا کی محبت میں بدمست اور آخرت کی تیاری سے غافل (Neglectful) ہیں اور اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتے، ویسے تو انسان کی اصلاح میں بہت سی چیزیں رکاوٹ ہیں، لیکن آج کے بیان میں (3) اہم وجوہات (1) **لمبی امیدیں** (2) **خود اِحتسابی (محاسبۂ نفس) کا نہ ہونا** اور (3) **بُری صحبت** کے متعلق نکات اور آخر میں اپنی اصلاح کا طریقہ اور اصلاحِ اُمّت میں دعوتِ اسلامی کے کردار کے بارے میں بھی سُنیں گی، اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

لمبی امید کے خاتمے کا انعام

بَصرہ کے ایک بادشاہ نے بادشاہت کو خَیر باد کہہ کر زُہد و تقویٰ کی راہ اِختیار کی، لیکن دوبارہ سلطنت و حکومت کی طرف مائل ہوا اور عیش و عشرت میں باقی زِندگی بسر کرنے کی ٹھان لی۔ اس نے ایک شاندار محل بنوایا، جس میں اَعلیٰ قسم کے قالین بچھوائے اور ہر طرح کے سازوسامان سے اس عظیمُ الشَّان محل کو آراستہ کرایا اور ایک کمرہ مہمانوں کے لئے خاص کر دیا، وہاں عُمدہ بستر بچھائے جاتے، وہاں طرح طرح کے کھانے چُنے جاتے۔ وہ بادشاہ لوگوں کو بُلاتا، عظیمُ الشَّان محل اور بادشاہ کی شان وشوکت دیکھ کر لوگ خُوب تعریف کرتے۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا، بادشاہ دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہوچکا تھا، اس کے اس عظیمُ الشَّان محل میں ہر طرح کے گانے باجے اور عیش وعشرت کا سامان تھا۔ وہ ہر وَقْت دُنیوی لذتوں میں مگن رہتا۔ ان مَشاغل نے اسے طُولِ اَمَل یعنی لمبی اُمید کے تباہ کُن باطنی مرض میں مُبتلا کردیا۔ ایک دن اس نے اپنے خاص وزیروں، مُشیروں اور عزیزوں کو بُلا کر کہا: تم اس عظیمُ الشَّان محل میں میری خُوشیوں کو دیکھ رہے ہو، دیکھو! میں یہاں کتنا پُر سُکون ہوں، میں چاہتا ہوں کہ اپنے تمام بیٹوں کیلئے بھی ایسے ہی عظیمُ الشَّان محلّات بنواؤں، تم لوگ چند دن میرے پاس رُکو، خوب عیش کرو اور مزید محلّات بنانے کے بارے میں مُفید مشورے دو، تاکہ میں اپنے بیٹوں کے لئے بہترین محلّات بنانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ وہ لوگ اس کے پاس رہنے لگے۔ ایک رات بادشاہ سمیت تمام لوگ لَہْو و لَعِب میں مشغول تھے کہ محل کی کسی جانب سے ایک غیبی آواز نے سب کو چونکا دیا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا:

"اے اپنی موت کو بُھول کر عمارت بنانے والے! لمبی لمبی اُمیدیں چھوڑ دے، کیونکہ موت لکھی جا چکی ہے۔ لوگ خواہ خُود ہنسیں یا دوسروں کو ہنسائیں، بہر حال موت ان کیلئے لکھی جاچکی ہے اور بہت زِیادہ

اُمید رکھنے والے کے سامنے تیار کھڑی ہے۔ایسے مکانات ہر گز نہ بنا، جن میں تجھے رہنا ہی نہیں، تُو عبادت و رِیاضت اِختیار کرتا کہ تیرے گُناہ مُعاف ہو جائیں۔"

اس غیبی آواز نے بادشاہ اور اس کے تمام ہمراہیوں کو خوف میں مُبتلا کر دیا۔بادشاہ نے اپنے دوستوں سے کہا: جو غیبی آواز میں نے سُنی کیا تم نے بھی سُنی؟ سب نے کہا: جی ہاں! ہم نے بھی سُنی ہے۔بادشاہ نے کہا: جو چیز میں محسوس کر رہا ہوں، کیا تم بھی محسوس کر رہے ہو؟ پُوچھا: آپ کیا محسوس کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں اپنے دل پر کچھ بوجھ سا محسوس کر رہا ہوں، مجھے لگتا ہے کہ یہ میری موت کا پیغام ہے۔لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، آپ کی عمر لمبی اور عزت بُلند ہو، آپ پریشان نہ ہوں۔اس غیبی آواز نے بادشاہ کے دل سے لمبی لمبی اُمیدوں کا خاتمہ کر دیا، اسے عیش و عشرت کے تمام منصوبے(Plans) حقیر نظر آنے لگے، فکرِ آخرت کا اس پر غلبہ ہوا، اس کے دل سے خواہشات کی آگ بجھ گئی اور وہ گُناہ چھوڑنے کا عزم کرتے ہوئے ،بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گزار ہوا: "اے میرے پاک پروردگار! میں تجھے اور یہاں مَوجُود تیرے بندوں کو گواہ بنا کر تیری طرف رُجُوع کرتا ہوں، اپنے تمام گُناہوں اور زِیادتیوں پر نادِم ہو کر توبہ کرتا ہوں۔اے میرے خالق! اگر تُو مجھے دُنیا میں کچھ مُدّت اور باقی رکھنا چاہتا ہے تو مجھے دائمی اِطاعت و فرمانبرداری کی راہ پر چلا دے اور اگر مجھے موت دے کر اپنی طرف بُلانا چاہتا ہے تو مجھ پر کرم کر دے اور اپنے کرم سے میرے گُناہوں کو بخش دے۔" بادشاہ اسی طرح مصروفِ اِلتجار ہا اور اس کا دَرد بڑھتا گیا، پھر اس نے ان کلمات کی تکرار شُروع کر دی: اللہ کی قسم! موت، اللہ کی قسم! موت۔ بس یہی کلمات اس کی زبان پر جاری تھے کہ اس کی رُوح پرواز کر گئی۔(موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳/۳۶۱، رقم: ۲۷۱، عیون الحکایات، الحکایۃ الثالثۃ والسبعون۔الخ، ص ۴۰۴ ملخصاً)

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یا الٰہی

گناہوں کی عادت بڑھی جارہی ہے کرم یا الٰہی کرم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۰،۱۱۱)

پہلا سبب لمبی امیدیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہماری اصلاح میں سب سے پہلی اور بڑی رکاوٹ لمبی امیدیں ہیں، کیونکہ ☆لمبی اُمیدیں انسان کو گناہوں کے گہرے گھڑے میں دھکیل دیتی ہیں، ☆لمبی امیدیں خواہشات کا دروازہ کھولتی ہیں، ☆لمبی اُمیدوں کی آفت انسان کو دُنیا و آخرت میں کئی طرح کی مصیبتوں میں مُبتلا کر دیتی ہے، نفس و شیطان اسے توبہ کی اُمید دِلا کر اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں۔ ☆لمبی امیدیں انسان کو دنیاوی لَذَّتوں میں بدمَسْت کر دیتی ہیں۔ ☆لمبی اُمیدیں انسان کو قبر کی وحشتوں سے غافل کر دیتی ہیں۔ ☆لمبی امیدیں انسان کو گناہوں پر دلیر کر دیتی ہیں۔ ☆لمبی امیدیں انسان کی اصلاح میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ ☆لمبی امیدیں انسان کو موت کی تیاری سے بے پروہ کر دیتی ہیں۔ ☆لمبی امیدوں میں مبتلا ہو کر انسان طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ بیان کردہ واقعہ میں بادشاہ لمبی امیدوں اور دیر تک زندہ رہنے کی آفت میں مبتلا ہو کر پُر رونق محلات کی تعمیرات اور کھیل کُود کے آلات میں مشغول ہوا، دوستوں کی بے فائدہ صحبت اور خادِموں کی خُوشامدانہ خدمت کے نَشے میں قبر کی تنہائی کو بُھول گیا، لیکن جیسے ہی اس کے دل سے لمبی اُمیدوں کی آگ ختم ہوئی، غفلت کا اندھیرا دُور ہوا تو وہ بادشاہ گُناہوں سے بیزار اور اس کا دل دُنیا سے اُچاٹ ہوا تو اس نے فوراً بارگاہِ الٰہی میں توبہ کی۔ لمبی اُمیدوں کے مُتعلِّق اللہ کریم پارہ 14 سُوْرَۃُ الْحِجر کی آیت نمبر 3 میں ارشاد فرماتا ہے:

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: انہیں چھوڑو کہ کھائیں اور برتیں اور اُمید انہیں کھیل میں ڈالے تو اب جانا چاہتے ہیں۔

حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی اُمیدوں میں گرفتار ہونا اور لذّاتِ دُنیا کی طلب میں غرق ہو جانا، ایماندار کی شان نہیں ۔ حضرت علی مُرتضٰی رَضِیَ اللهُ عَنْہُ نے فرمایا: لمبی اُمیدیں آخرت کو بُھلاتی ہیں اور خواہشات کا اِتّباع، حق سے روکتا ہے ۔ آیئے ! لمبی امید کسے کہتے ہیں، لمبی امیدوں سے کیا مراد ہے سنتی ہیں: چنانچہ

لمبی اُمید سے کیا مراد ہے؟

جن چیزوں کا حاصل کرنا بہت مُشکل ہو، ان کو حاصل کرنے کے لیے لمبی اُمیدیں باندھ کر زِندگی کے قیمتی لمحات ضائع کرنا، طُولِ اَمل یعنی لمبی اُمید کہلاتا ہے۔(فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/۲۷۷، حدیث:۲۹۴)

یاد رکھئے! لمبی امید شیطان کا ایک ہتھیار ہے تفسیرِ صراط الجنان میں ہے کہ (شیطان مردود) لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی سوچ انسان کے دل، دماغ میں بٹھا کر موت سے غافل رکھتا ہے، حتّٰی کہ اسی آس امید پر جیتے جیتے اچانک وہ وقت آجاتا ہے کہ موت اپنے دردناک شکنجے میں کس لیتی ہے پھر **اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت**، ناچار اپنے کئے اعمال کے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔(صراط الجنان، ۳/۱۱۳ملخصاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فی زمانہ لوگوں کی اکثریت موت کو بھول کر دنیا کی لمبی امیدوں میں کھوئی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کہیں چوری کا گناہ کیا جارہاہے تو کہیں ڈاکہ زنی کا، کہیں گانے باجے کے فنکشنز ہیں تو کہیں ڈانس پارٹی کی تقریب، کہیں تکبر و غرور ہے تو کہیں حسد و عناد، کہیں بغض و کینہ ہے تو کہیں ذاتی دشمنی، کہیں کاروباری مال پر جھگڑا ہے تو کہیں تقسیمِ وراثت پر بحث و مباحثہ، کہیں خرید و فروخت کے معاملے میں دھوکا دہی ہے تو کہیں کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کا بازار گرم، کہیں نماز کی ادائیگی میں

لاپرواہی ہے تو کہیں بندوں کے حقوق (Rights) کی پاسداری نہیں، الغرض موت سے غفلت، لمبی امیدوں اور دنیا کی محبت ہمیں بدلنے نہیں دیتی، ہمیں اپنی اصلاح نہیں کرنے دیتی، ہمارے دل میں خوفِ خدا پیدا نہیں ہونے دیتی، کیونکہ لمبی اُمیدیں گُناہوں کی جڑ اور انسان کی تباہی و بربادی کا ایک سبب ہے، چُنانچہ

نبیِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: **اَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ** یعنی اس اُمَّت کا پہلا فساد بخل اور لمبی اُمید ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، باب الامل والحرص، الفصل الثالث، ۲/۲۶۰، حدیث: ۵۲۸۱)

حکیم الامت، مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یعنی مُسلمان کا پہلا گُناہ، جو دُوسرے گُناہوں کی جڑ ہے وہ یہ دو (2) چیزیں ہیں: (۱) بخل جڑ ہے خُون ریزی و فَساد کی (۲) لمبی اُمیدیں جڑ ہیں، غَفلت و گُناہوں کی۔ انسان بڑھاپے میں بھی یہ سوچتا ہے کہ ابھی عُمر بہت ہے، نیکیاں آئندہ کرلیں گے، اسی خیال میں رہتے ہیں کہ موت آجاتی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۷/۹۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی یہ حقیقت ہے کہ نفس و شیطان ہمیں اس طرح دھوکے میں ڈالتے ہیں ابھی تم جوان ہو بڑھاپے میں توبہ کرلینا، ابھی بڑی عمر پڑی ہے، ابھی کھیلنے کودنے کے دن ہیں، ابھی دوستوں کے ساتھ گھومنے کے دن ہیں، ابھی عمدہ عمدہ ریسٹورنٹ پر کھانے کے دن ہیں، بعد میں توبہ کرلینا، یا بڑھاپے میں خوب نیکیاں کرلینا، یہ جملے ہمیں **اپنے آپ کو بدلنے اور اپنی اصلاح کرنے نہیں دیتے**، حالانکہ اگر ہم غور کریں تو ہمیں ایسی کئی نوجوان اسلامی بہنیں نظر آئیں گی، جن کی جوانیاں بھی اسی طرح کے خیالات میں گزر رہی تھیں مگر زندگی نے ان کے ساتھ وفا نہیں کی، وہ اچانک موت کی شکار ہوگئیں، موت نے انہیں اس ہستی بستی دنیا سے اٹھا کر اندھیری قبر میں پہنچا دیا۔

یاد رکھئے! طویل عمر (Long life) پانے کی لمبی امید نمازیں قضا کرواتی ہے، زکوٰۃ اور فرض حج کی اَدائیگی میں تاخیر کرواتی ہے، ہمیشہ آسائش بھری زِندگی پانے کی لمبی اُمید دُکھ، تکلیف اور مَشقَّت میں مُبتلا

کر دیتی ہے، لمبی اُمیدیں انسان کے دل میں مال و دولت کی ہَوس پیدا کرتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی بُلند و بالا عمارتیں تعمیر کرنے پر اُبھارتی ہیں، لمبی اُمیدیں ہی انسان کے دل سے بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں اپنے ہر عمل کا جواب دینے کا ڈر اور بُرے خاتمے کا خوف نکال دیتی ہیں، انسان لمبی اُمیدوں میں پڑ کر ہی مُسلمانوں سے بُغض و عَداوت (دشمنی) رکھتا ہے، توبہ کرنے کی اُمید پر غیبت، چُغلی، حسد، تکبر جیسے باطنی گُناہوں میں جا پڑتا ہے اور شیطان اس کے دل پر حکومت کرتا ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، قصر الامل، ۳۲۸/۳، رقم: ۱۰۳) لمبی اُمیدوں کی وجہ سے نیکیاں کرنا دُشوار ہو جاتا ہے، جیسا کہ

نیکی کی راہ میں رکاوٹ

حضرت سَیِّدُنا امامِ غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لمبی اُمیدیں نیکی و طاعت کی راہ میں رُکاوٹ ہیں، ہر فتنے اور شر کا باعث ہیں، لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جانا، ایک مرض ہے جو لوگوں کو اور بہت سے اَمراض میں مُبتلا کرتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص۱۱۸، ملخصا)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لمبی اُمیدیں غافل اور سُست بنا دیتی ہیں، جس کی وجہ سے نیکی کرنے سے قبل ہی دل میں یہ خیال جَم جاتا ہے کہ "ابھی تھوڑی دیر بعد کرلوں گی، ابھی کافی وَقْت ہے، عبادت کا موقع فوت نہیں ہونے دُوں گی۔" یُوں سُستی کرکے ہم نیکی کا موقع ضائع کر دیتی ہیں لمبی اُمیدیں انسان کو بد عملی کا شکار کر دیتی ہیں، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا داوٗد طائی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: جو اللہ پاک کی وعید سے ڈرتا ہے، وہ دُور کو بھی نزدیک خیال کرتا ہے اور جو لمبی اُمیدوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے وہ بد اَعمالی کا شکار ہو جاتا ہے۔ (منہاج العابدین، ص۸۱) لہٰذا ہمیں چاہئے کہ لمبی امیدوں سے چھٹکارا پانے کے لئے لمبی امیدوں کے نقصانات اور موت کو یاد کرنے کے فضائل پر نظر رکھیں تو اس کی

برکت سے ہم اپنی اصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ آیئے مل کر دعا کرتی ہیں۔۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسرا سبب خود احتسابی کا نہ ہونا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم اپنی اصلاح میں رکاوٹ بننے والی چیزوں کے متعلق بیان سن رہی تھیں، ہماری اصلاح میں رکاوٹ اور ہمارے نہ بدلنے کی دوسری اہم ترین وجہ خود احتسابی(Self accountability)کا نہ ہونا بھی ہے، کیونکہ ہم اپنے اعمال کا احتساب نہیں کرتی، یاد رکھئے! خوداحتسابی کا نہ ہونا اپنی آخرت سے غافل کر دیتا ہے، خود احتسابی کا نہ ہونا نیک اعمال سے دور کر دیتا ہے، جو اسلامی بہنیں اپنا محاسبہ کرتی ہیں وہ نیکیوں کی حریص بن جاتی ہیں اور گناہوں سے ہر دم بچنے کی کوشش کرتی ہیں، موت کا تصور ہر دم ان کی آنکھوں میں رہتا ہے اور خوفِ خُدا ان کے دل میں رچ بس جاتا ہے، اسی وجہ سے ہمارے بزرگانِ دین روزانہ اپنا محاسبہ کرتے اور خوفِ خُدا سے لرزتے رہتے تھے، چنانچہ

محاسبۂ نفس کرنے والا خوش نصیب

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** کے صفحہ 52 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر کَتَّانِی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص برائیوں اور خطاؤں پر اپنے نفس کا محاسبہ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنی زندگی کے سالوں کا حساب لگایا تو ساٹھ(60) سال بنے، پھر دنوں کا حساب کیا تو اکیس ہزار پانچ سو(21500)دن بنے تو اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا: ہائے افسوس! اگر روزانہ ایک گناہ بھی کیا ہو تو اپنے ربِّ کریم کے حضور اِکیس ہزار پانچ سو(21500) گناہ لے کر حاضر ہوں گا تو ان گناہوں کا کیا حال ہو گا جن کا شمار ہی نہیں؟

ہائے افسوس! میں نے اپنی دنیا آباد کی اور آخرت برباد کی اور اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتا رہا، میں دنیا میں تو آبادی سے بربادی کی طرف منتقل ہونا پسند نہیں کرتا تو بروزِ قیامت بغیر ثواب و عمل کے حساب و کتاب کیسے دوں گا؟اور عذاب کا سامنا کیسے کروں گا؟ پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر گر گیا، جب اس کو حرکت دی گئی تو اس کی روح پرواز کر چکی تھی۔(حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۵۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین کے نزدیک غور و فکر (مُحاسبہ کرنے) کی اس قدر اہمیّت تھی کہ نیک اعمال کرنے کے باجود بھی اپنے نفس کی مخالفت کرتے اور گناہوں سے بچانے کی کوشش کرتے اور بارگاہِ الٰہی میں حاضری کا خوف دلاتے رہتے، ذرا سوچئے! جب یہ اللہ والے اس قدر اِستِقامت کے ساتھ اپنا محاسبہ کرتے اور آخرت کے بارے میں غوروفکر کرتے تھے تو ہم گُناہ گاروں کو غور و فکر کرنے کی کس قدر زیادہ ضرورت ہے۔ آیئے! غور و فکر کی عادت بنانے کے لئے ایک اور واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

شب وروز "غور و فکر"

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کا معمول تھا کہ جب رات ہوتی اور سب لوگ سو جاتے تو اپنے آپ سے کہتیں، اے رابعہ (ہوسکتا ہے کہ) یہ تیری زندگی کی آخری رات ہو، ہوسکتا ہے کہ تجھے کل کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہو، اٹھ اور اپنے ربِّ کریم کی عبادت کرلے تاکہ کل قیامت میں تجھے ندامت (Regret) کا سامنا نہ کرنا پڑے، ہمت کر، سونامت، جاگ کر اپنے رب کی عبادت کر یہ کہنے کے بعد آپ اٹھ کھڑی ہوتیں اور صبح تک نوافل ادا کرتی رہتیں۔ جب فجر کی نماز ادا کرلیتیں تو اپنے آپ کو دوبارہ مخاطب کرکے فرماتیں، اے میرے نفس! تمہیں مبارک ہو کہ گزشتہ رات تو نے بڑی مشقت اٹھائی، لیکن یاد رکھ! یہ دن تیری زندگی کا آخری دن ہوسکتا ہے۔ یہ کہہ کر پھر عبادت میں مشغول ہوجاتیں اور جب

نیند کا غلبہ ہوتا تو اٹھ کر گھر میں ٹہلنا شروع کر دیتیں اور ساتھ ساتھ خود سے فرماتی جاتیں: رابعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اس کا کیا لطف؟ اسے چھوڑ دو اور قبر میں مزے سے لمبی مدت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تجھے زیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خوب آئے گی، ہمت کرو اور اپنے ربِّ کریم کو راضی کر لو۔ اس طرح کرتے کرتے آپ نے پچاس سال گزار دیئے، آپ نہ تو کبھی بستر پر سوئیں اور نہ ہی کبھی تکیہ پر سر رکھا یہاں تک کہ آپ انتقال کر گئیں۔ (حکایات الصالحین، ص ۳۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتی ہیں تو ہمیں خود احتسابی (غور و فکر) کی عادت بنانی ہوگی کیونکہ جس طرح دُنیاوی کاروبار سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص اسی وقت کامیاب تاجر بن سکتا ہے، جب وہ اپنے خرچ کیے ہوئے مال سے کئی گُنا زیادہ نفع کمانے میں کامیاب ہو جائے اور اس کا اَصل سرمایہ بھی محفُوظ رہے تو اِس مقصد کے حصُول کے لئے وہ اپنے کاروبار (Business) کا روزانہ، ماہانہ اور سالانہ حساب کتاب کرتا ہے، پھر اُس پر مختلف پہلوؤں سے غور و فِکر کرتا ہے، جہاں کسی قسم کی خامی نظر آئے، اُسے دُرُست کرتا ہے اور جو چیز نفع کے حصُول میں رُکاوٹ نظر آتی ہے اس کو دُور کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے کاروباری مُعاملات کا مُحاسبہ نہ کرے تو اُسے نفع حاصل ہونا تو دور، اُلٹا نُقصان کا سامنا بھی ہو سکتا ہے اور اگر اس نُقصان کے بعد بھی وہ غفلت کی گہری نیند سے بیدار نہ ہو تو ایک دن ایسا بھی آتا ہے کہ اُس کا اَصل سرمایہ بھی باقی نہیں رہتا اور وہ کوڑی کوڑی کا مُحتاج ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح

جو **"آخرت"** میں نفع کمانے کی آرزُو مَنْد ہو، اُسے بھی چاہئے کہ اپنے کئے گئے اَعمال پر غور کرے، جو اَعمال اُس کو نفع دِلوانے میں مُعاون ثابت ہوں، اُن کو مزید بہتر کرے اور جو کام اِس نفع کے حصُول میں رُکاوٹ بن رہے ہوں، اُنہیں چھوڑ دے، جو اس طرح اپنا اِحتِساب جاری رکھے گی۔ وہ اللہ کریم کی توفیق

سے کامیابی سے ہمکنار ہو گی اور بطورِ نفع اُسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا، یہی وجہ تھی حضرت سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روزانہ اپنا محاسبہ کرتے تھے، چنانچہ

سَیِّدُنا فاروقِ اعظم کا محاسبہ نفس

حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (اپنا محاسبہ فرمایا کرتے) رات کے وقت اپنے پاؤں پر دُرَّہ (کوڑا) مار کر فرماتے: بتا! آج تُو نے **"کیا عمل"** کیا؟۔ (احیاء العلوم، ۵/ ۳۵۸ ملخصاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں محاسبۂ نفس اور خود احتسابی کرنے کو **"غور و فکر کرنا"** کہتے ہیں۔ اَمیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمارے سچے اور حقیقی خیر خواہ ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں ایک عظیم الشّان مدنی نسخہ بنام **"مدنی انعامات"** عطا فرمایا ہے اس پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی اصلاح کا عظیم جذبہ پاسکتی ہیں۔ یہ مدنی انعامات کا تحفہ ہمارے اَسلاف کی یاد تازہ کرتا ہے، تنہائی میں مدنی انعامات کے رسالے کو کھول کر اس میں درج شدہ سُوالات کے جوابات میں خود ہی **"ہاں"** یا **"نا"** کے ذریعے اپنی کارکردگی یا کوتاہی کا جائزہ لے سکتی ہیں۔ گویا یہ مدنی انعامات ہمیں روزانہ اپنی ہی لگائی ہوئی خود اِحتسابی کی عدالت میں حاضر کر کے اپنے ہی ضمیر سے فیصلہ کروانے اور اپنی اصلاح کا سامان مہیا کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ یہ مدنی انعامات جنت میں لے جانے والے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کا مجموعہ ہیں۔ بُزرگانِ دین بھی خود اِحتسابی کرتے اور بلندیٔ درجات کا اہتمام فرماتے۔ (جنت کی تیاری، ۴۰)

تیسرا سبب بُری صحبت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! مشہور کہاوت ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ

رنگ پکڑتا ہے۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں گناہوں کے بڑھنے، اپنی اصلاح کی فکر نہ ہونے اور نیکیوں میں دل نہ لگنے اور موت سے غافل ہونے کی ایک وجہ بُری صحبت بھی ہے، کیونکہ جب ہماری دوستی (Friendship) ایسیوں کے ساتھ ہوگی، جنہیں نہ اپنی آخرت کی کوئی فکر ہے اور نہ دوسروں کی تو ان کی صحبت میں رہ کر ہمیں بھی وہ رنگ چڑھے گا اور یوں ہم اپنی اصلاح سے غافل ہو کر اپنے قیمتی لمحات کو فضولیات میں گزاریں گی۔

یاد رکھئے! بُری صحبت انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی، بُروں کی صحبت میں بیٹھنا گویا آفتوں، بلاؤں اور مصیبتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ یہی بُری صحبت انسان کو والدین کی نافرمانی کرنے، گھر والوں کے ساتھ لڑنے جھگڑنے، اپنے فائدے کے لئے دوسروں کو تکلیف دینے جیسے برے کاموں کی طرف مائل کرتی ہے بُری صحبت کیسے کیسے گُل کھلاتی ہے، اس کے بارے میں ایک دردناک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

بُری صحبت کا انجام

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز کتاب **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر 290 پر فرماتے ہیں: پنجاب (پاکستان) کے ایک محلّے میں ایک عجیب وغریب بدبُو محسوس ہونے لگی، عَلاقے والوں کی خوب جُستجو کے بعد کہیں جا کر بدبُو کا سُراغ مِلا، وہ بدبُو ایک بند گھر سے آ رہی تھی۔ چُنانچِہ پولیس کو اِطّلاع دی گئی۔ جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخِل ہوئے تو یہ دیکھ کر سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے کہ وہاں چارپائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حِصّے گل سَڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رِینگ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بچّوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہوگئے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ یہ نوجوان محنت مزدوری کرنے کے لئے اِس عَلاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رِہائش پذیر تھا اور

بعض جُواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ ایک دن یہ نوجوان اپنے دوستوں سے جُوے میں بہُت ساری رقم جیت گیا، ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لُوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کَسا اور بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا، پھر اسے بے گوروکفن چھوڑ کر تالا لگا کر فرار ہوگئے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۲۹۰)

اچھی صحبت کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ بری صحبت دنیا وآخرت کیلئے کس قدر نقصان دہ ہوتی ہے۔ بری صحبت جان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا سبب بنتی ہے، بری صحبت ذلت ورسوائی کا سبب بنتی ہے، بری صحبت عبرتناک موت کا سبب بنتی ہے، لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم بری صحبت چھوڑ کر دیندار اور نیک اسلامی بہنوں کی صحبت (Company) اختیار کریں، کیونکہ اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ یعنی صحبت اپنا اثر (Effect) رکھتی ہے۔ جس خوش نصیب اسلامی بہن کو اچھی صحبت نصیب ہو جائے تو اس کے تو وارے نیارے ہوجاتے ہیں، کیونکہ ☆ اچھی صحبت کی برکت سے اچھی عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ☆ اچھی صحبت سے نیکیوں میں آسانی نصیب ہوتی ہے۔ ☆ اچھی صحبت فکرِ آخرت کا سبب بنتی ہے۔ ☆ اچھی صحبت دل میں خوفِ خُدا پیدا کرتی ہے۔ ☆ اچھی صحبت بُری عادتوں سے بچاتی ہے۔ ☆ اچھی صحبت سنتوں پر عمل کا جذبہ بیدار کرتی ہے۔ ☆ اچھی صحبت مُعاشرے میں عزت کا سبب بنتی ہے۔ ☆ اچھی صحبت دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضامن بنتی ہے۔

یادرکھئے! اچھی صحبت اپنانے میں فائدہ ہی فائدہ ہے جبکہ بری صحبت اختیار کرنے میں دِین و دنیا کا سراسر نُقصان ہی نُقصان ہے کہ بُری صحبت انسان کے ایمان تک کو برباد کرڈالتی ہے، چنانچہ

سانپ سے بھی خطرناک

مولانا جلال الدین رُومی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک ممکن ہو بُرے یار (دوست) سے دُور رہو ، کیونکہ بُرا ساتھی بُرے سانپ سے بھی زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے ، اس لئے کہ خطرناک سانپ تو صرف جان یعنی جسم کو تکلیف یا نقصان پہنچاتا ہے جبکہ بُرا ساتھی جان اور ایمان دونوں کو برباد کر دیتا ہے۔ (گلدستہ مثنوی، ص ۹۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس صد افسوس! فی زمانہ ہم جان لیوا، خوفناک ، زہریلے جانوروں، کیڑے مکوڑوں اور وحشت ناک چیزوں سے تو ڈرتی ہیں اور ان سے بچنے کی کوشش کرتی ہیں، **مگر** ہلاکت و بربادی سے بھرپور بُری صحبتوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے بالکل بھی کوشش نہیں کرتیں آہ! بری صحبت کی نحوست ایسی چھائی ہے کہ عبادت میں دل نہیں لگتا۔ ربِّ کریم ہمیں نیک اور دیندار اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کرنی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اصلاحِ اُمّت اور دعوتِ اسلامی کا کردار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اچھی صحبت فراہم کرتا ہے، اس لئے خود بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ کیجئے،

اَمیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے لوگوں کی اصلاح کی جانب خصوصی توجہ دیتے ہوئے دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی اور آپ نے نیکی کی دعوت عام کرنے اور مُعاشرے کی اِصلاح کے لئے مسلمانوں کو یہ مدنی مقصد اپنانے کی ترغیب دلائی کہ **"مجھے اپنی اور**

ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ ”آپ نے دعوتِ اسلامی کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا جذبہ، **مدنی کاموں کی دُھن** رکھنے والے، اپنی **جان و مال** کی قُربانی دینے والے مبلغین کو اپنی نگاہِ فیض سے ایسا نوازا کہ اِنہیں مرکزی مجلس شوریٰ کی لڑی میں پرویا اور دعوتِ اسلامی کا نظام مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تحت کر دیا۔ مُعاشرے کو جس جس میدان میں اِصلاح کی ضرورت پیش آتی گئی، شعبہ جات بنتے چلے گئے۔ اس سلسلے میں ☆ اشاعتِ علم کے لئے عظیمُ الشان دِینی درسگاہیں، جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات) اور دِینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ دارُ المدینہ، ☆ حفظِ قرآن میں مصروف مدرسۃ المدینہ (للبنین وللبنات)، ☆ مسجد بھرو تحریک کے ساتھ ساتھ **مسجد بناؤ تحریک** کے لیے **مجلس خدام المساجد** کا قیام، ☆ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ جیسا علمی و تحقیقی شعبہ، ☆ مکتبۃ المدینہ جیسا اہلِ سُنّت کا بہترین اِشاعتی ادارہ، ☆ مُعاشرے کے مختلف طبقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مشتمل **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** ☆ لوگوں کے روز مرّہ پیش آنے والے مسائل کے شرعی حل کے لئے دارُ الافتاء اہلسنّت کا قیام سرِ فہرست ہے۔ جبکہ میڈیا کے اس دَور میں عالَمِ اسلام کا 100 فیصد گناہوں سے پاک اسلامی چینل ”**مدنی چینل**“ تو گھر گھر پہنچ کر اِس انداز سے **نیکی کی دعوت** عام کر رہا ہے کہ اس کو ایک سیکنڈ دیکھنے والا بھی اسکی برکتوں سے محروم نہیں رہتا، چاہے وہ بچہ ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، گویا کہ ہر ایک **مدنی چینل** کی برکتوں سے علمِ دِین حاصل کر رہا ہے۔

اگر آپ بھی بُری عادتوں سے پیچھا چُھڑا کر اپنی اصلاح کرنا چاہتی ہیں تو ہاتھوں ہاتھ اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر عملی طور پر دعوتِ اسلامی والی بن جائیے اور دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی عادت بنا لیجئے، اِن مدنی کاموں میں مُستقل مزاجی (Persistence) کے ساتھ

شرکت اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت کے ساتھ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب ، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت مزید پیدا ہو گی، پیارے صحابہ و اولیاء کا مُبارک فیضان جاری و ساری ہو جائے گا، گناہوں سے دِل بیزار ہو گا اور فِکْرِ آخِرت کے ساتھ سُنَّتوں کے مُطابِق زِندگی بَسَر کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃالمصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنة ، ۱/۵۵حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

کھانا کھانے کی سُنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**سنتیں اور آداب**" سے کھانا کھانے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں۔ ☆ ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔ (ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، باب الوضوء عند الطعام، حدیث ۳۲۶۰، ۹/۴) مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ

عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنیٰ ہیں: ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔ (مرآۃ المناجیح، ج۶، ص ۳۲) ☆ کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔ ☆ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔ ☆ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔ ☆ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے:) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتی ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔) (فردوس الاخبار، حدیث: ۱، ۱۹۵۵/۲۷۴) ☆ سیدھے ہاتھ سے کھایئے۔ ☆ اپنے سامنے سے کھایئے۔ ☆ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھا لیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔ ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُروتی پر دلیل ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد